

حیاتِ امامِ اہلِ سنت

پروفیسر محمد مسعود احمد

لکھنؤ
۱۹۸۱

مرکزِ نبوی مجاہدین رضی اللہ عنہ

حیات

امام اہل سنت

۹۶

○

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

○

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور

ب
۲۸۱۳

۹۴۰

P/74

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلس رضاء لاہور نمبر ۵۸

کتاب	حیاتِ امام اہل سنت
مصنف	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ناشر	مرکزی مجلس رضاء لاہور
اشاعت	اول
طباعت	نقشہ ۱۳۰۴ء / ۱۹۸۲ء
مطبع	محمود ریاض پرنٹرز لاہور
تعداد	۵۵ ہزار
قیمت	دو مائے خیرتی معاذیہ مجلس رضاء لاہور
طبع دوم	جنوری ۱۹۸۵ء بیع اثنی عشر ۱۴۰۵ھ
تعداد	چار ہزار

جلد کاغذ

مرکزی مجلس رضاء لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶، لاہور

نوٹ: بیرونجات کے حضرات ایک روپیہ کے ڈک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

حرفِ آغاز

پیش نظر مقالہ اُسٹ ۹۹ء میں منقول ہوا اور اُسٹ ۹۸ء میں حکومتِ پاکستان کے تحقیقی ادارے، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (اسلام آباد) نے اپنے ماہنامے فکر و نظر میں تین اقساط (اپریل، مئی، جون ۹۸ء) میں شائع کیا۔ ملک کے طول و عرض میں اس کی پذیرائی ہوئی۔ ڈاکٹر محمد علی ذکی، قادریہ کرام کے حلیب و ذوق کو دیکھتے ہوئے یہ طے کیا کہ مقالے کو کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں مذکورہ ادارے سے رابطہ قائم کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالواحد بانی پورہ (ڈاکٹر کبیر اور ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، لاہور) ڈاکٹر شرف الدین (اسلامی ادبی مرکز و فکر و نظر) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اجازت کے ساتھ ساتھ مقالے کی کاتب شدہ کاپیاں بھی بھیج دیں جب کہ وہ خود کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

مرکزی مجلسِ علماء لاہور نے اس کی اشاعت میں دلچسپی ظاہر کی۔ چنانچہ یہ کام اس کے سپرد کر دیا گیا۔ پاک و ہند میں مجلس ہی ایسا واحد ادارہ ہے جس نے سب سے پہلے ہمساحہ ممالک کے باوجود اسلام احمد رضا سے متعلق صحاح و طبع پر اجماع پیش کیا اور پاک و ہند کے علاوہ مختلف ممالک میں تعارف کرایا مجلس کے روح و حال مرکزی حکیم محمد منشی امرتسری اہل علم کے شکریہ کے مستحق ہیں، مگر

جلد شہید کیا ہے تب کتاب جاو لہ؟

امام احمد رضا کی مولانا پر متعدد حضرات نے قلم اٹھایا اور کتابیں لکھیں مثلاً مولانا محمد شرف الدین بہاری، مولانا عبداللہ الدین احمد رضوی، شاہ ماکامیاں قادری، سید حامد علی قادری، محمد صابر القادری، علامہ نور محمد قادری وغیرہ اور مقالات و مضامین لکھنے والوں کی تو ایک طویل فہرست ہے۔ اشاریہ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

امام احمد رضا کی شخصیت کا یہ پہلو ایک تحقیقی مقالے کا تحقیقی ہے شخص واحد کے میں کی بات نہیں کوفہ ایک کتاب میں تمام پہلو سمیٹے۔ ایسی بے گیر شخصیت کم از کم چودھویں صدی ہجری میں عالم اسلام میں نظر نہیں آتی۔

فکر و نظر اور علم و دانش میں وہ اپنے معاصرین پر بخاری نظر آتے ہیں۔ یہ حقائق دس سال تحقیق کے بعد معلوم ہوئے۔
 درمختار اور اقم بھی بے غیر تھا۔ مختلف تحقیق کام کر رہے ہیں۔ جہاں چہ پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام
 احمد رضا کی خدمات پر مولانا حسنین رضا خاں نے ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ جبل پور یونیورسٹی (بھارت) سے ایک فاضلہ
 فقہیہ شاعری پر ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔ سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد) میں ایک اور فاضلہ امام احمد رضا کی شخصیت اور
 افکار پر ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔ نصف صدی گزر جانے کے بعد پاک و ہند کی جامعات کو یہ
 احساس ہوا ہے کہ جس کو انہوں نے نیکو دیا تھا وہ یاد رکھنے کے قابل تھا۔ سندھ یونیورسٹی نے اپنے ہاں ایم۔ اے
 کے نصاب میں امام احمد رضا کے فقہی تصانیف شامل کئے ہیں اور ایم۔ اے کے پچوں میں سوالات بھی آتے ہیں۔
 پاک و ہند میں مختلف ادارے امام احمد رضا پر تحقیق کے سلسلے میں اپنی سی کوشش کر رہے ہیں مثلاً مرکزی
 مجلس رضا (لاہور)، رضا اکیڈمی (کراچی)، ادارہ تحقیقات امام رضا (کراچی)، رضا ریسرچ سنٹر (علی گڑھ)،
 رضا اکیڈمی (رام پور)، ادارہ اشاعت تصنیفات امام رضا (بریلی)، مجمع الرضوی (مبارک پور)، ادارہ المیزان
 (بستی) وغیرہ وغیرہ۔ اور مولانا محمد ابراہیم خوشتر (شیخ اسلام) نے نو خوشتری سنائی ہے کہ کراچی میں ایک وسیع و
 عریض رقبہ پر رضوی سوسائٹی کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے جہاں خالص علمی اور تحقیقی کام ہو گا۔ خدا
 کرے ایسا ہی ہو۔ اگر یہ تمام ادارے آپس میں تعاون کریں تو کام کو بہت آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔
 امام احمد رضا کی شخصیت و افکار پر ادارہ تحقیقات اسلامی کو توجہ دینی چاہیے۔ اپنے ہاں شعبہ تحقیقات رضا قائم کر کے
 ریسرچ اسکالر کو تحقیق کے نئے عنوانات دینے چاہئیں اور نادر و نایاب تصانیف کی فراہمی کی پوری سعی کرنی چاہیے
 کہ کسی شخصیت پر کام کرنا بقی فریضہ ہے جو ہم کو اسلام اور نظریہ پاکستان سے قریب تر کر دے اور دل میں خود شناسی
 کا جوہر پیدا کر کے ملت کو زندہ و پائیدہ بنا دے۔

اہل سنت کے علمی ادارے بہت کچھ کام کر سکتے تھے مگر مالی بحران کی وجہ سے بہت کم کام ہو سکا ہے۔ گزشتہ
 صدی میں بے شمار کتابیں اسی بحران کی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں اور دو جدید کے قلم کاروں کی نگارشات بھی
 اس بحران کی وجہ سے منظرِ طباحت میں تحقیق کے جدید بات سامنے آنی نہ مل سکیں۔ اہل سنت نے بکثرت کتابیں
 یادگار چھوڑی ہیں۔ شائع نہ ہونے کی وجہ سے انھیں کو یہ پڑھیں نہ کہنے کا موقع مل گیا کہ علمائے اہل سنت
 نے علمی میدان میں کچھ نہیں کیا۔ حال ہی میں مولانا محمد عبدالستار قادری کی تالیف مرآۃ التعانیف مولانا عبدالکرم
 شرف صاحب کے فاضلانہ مقدمے کے ساتھ فقہیہ تاویر (لاہور) نے شائع کی ہے۔ اس میں تیرہ صوفی اور چودھویں

صدی ہجری کے ۸۶۹ اہل سنت علماء و دانشوروں کی تقریباً ۵۶۳۲ تصانیف کی تفصیلات موجود ہیں۔ مزید تحقیق کی جائے تو یہ تعداد چھ ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب اس خیالِ باطل کی تلبیہ و تکذیب کرتی ہے کہ اہل سنت کے فلم کاروں نے بہت کم لکھا ہے۔ حقیقت میں انہوں نے بہت کچھ لکھا ہے صرف امام احمد کی تصانیف کی تعداد ہی ہزار سے متجاوز ہے۔ مگر ان میں سے بہت کم شائع ہوئی ہیں۔ اس لئے اہل علم بے خبر رہے۔ اہل سنت کے مشہور حضرات کو متوجہ ہونا چاہیے اور علمی اداروں کی سرپرستی کرنی چاہیے۔

اس وقت علومِ جدیدہ میں امام احمد رضا کی نگارشات پر کام کرنے کی سخت ضرورت ہے لیکن اکثر کتابیں عربی اور فارسی میں ہیں، جدید فضلاء کے لئے یہ ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ مگر یہ مسئلہ علماء کے تعاون سے حل ہو سکتا ہے۔ اُن کو متوجہ ہونا چاہیے۔ علامہ اقبال اپنی یونیورسٹی (شعبہ علومِ اسلامیہ اسلام آباد) کے پروفیسر ابراہیم صاحب اور گورنمنٹ کالج آف سائنس (فیصل آباد) کے ڈاکٹر صادق فیاض صاحب ریاضی میں امام احمد رضا کی نگارشات پر تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور اؤل الذکر قومِ ضرورتِ محل ہیں۔ یہ حضرات اہل علم کی توجہ اور علمی اعانت کے مشتاق ہیں۔ تعاون کے سلسلے میں امام احمد رضا کے مخالفین بھی توجہ فرمائیں تو مناسب ہے کیوں کہ یہ ایک علمی خدمت ہے۔ مزید برآں اُن کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ جس شخص کو کہہ لیں اور یا بل کہہ لیں تو وہ ایسا صاحبِ علم نکلا کہ وہ جدید کے اہل علم اُس کی بعض نگارشات سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ایسی نگارشات راقم کے پاس محفوظ ہیں جو علومِ عقلیہ سے متعلق ہیں۔

پیش نظر مقالے میں امام احمد رضا کی شخصیت و افکار کی میں ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ اس کی تفصیل حیاتِ امام احمد رضا میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے جو سیالکوٹ (پاکستان) سے شائع ہوئی ہے۔ یہ مختصر سوانح اس لئے پیش کی گئی تاکہ علماء متعین و دانشور حقائق سے باخبر ہوں۔ پھر اپنی اپنی مسائل کے مطابق امام احمد رضا کی فکر و شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کا آغاز کریں اور دنیا کو دکھائیں کہ عالمِ اسلام اب بھی ایسے عقبرویں سے خالی نہیں جو علم و دانش کے لئے باعثِ افتخار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سلفِ صالحین کی سیرتوں کو گہرا کرے کہ ان کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اُن کے فانی نہیں ہر ایک راہوں میں چلنا و دشمن کر سکیں اور در بدرِ محنتی نہ پھریں۔ آمین۔ بابِ اہلِ ایمان مجاہد سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ وسلم۔

علامہ ابنِ الاقلیؒ

احمد محمد مسعود احمد بخنی حنفی

۱۹۸۱ء

فہرست

①

حسب و نسب ————— مسلک و مشرب ————— آب و ہند ————— ولادت —————
تحصیل علم ————— تفصیل علوم و فنون —————

②

تجربہ علمی ————— علم قرآن ————— علم حدیث ————— علم فقہ —————
علم ریاضی ————— علم سیارۃ و نجوم ————— علم توحید ————— علم تفسیر ————— علم جفر —————

③

تجدید و احیاء دین ————— رد بدعات ————— شریعت کے سوا سب راہیں مردود و باطل —————
غیر اللہ کے لیے سجدۂ تعظیمی حرام ————— زیارت قبور کے لیے عورتوں کا جانا ناجائز —————
مزار پر کے ساتھ قولی حرام اور اس میں شرکت ناجائز ————— کثرت بدعات سے دل اندھا کر دیا جاتا ہے —————

④

سیاست و حکومت ————— شعائر اسلام ————— ہندوستان و دارالاسلام ————— ہندوستان میں شہر و دیہات —————
ہندوستان سے ہجرت ناجائز ————— معاش و اقتصادی تدابیر —————
خلافت کے لیے شرط قریشیت ————— ہندو مسلم اتحاد کے خلاف علمی و عملی جہاد —————
آل انڈیائی کونفرنس اور تحریک پاکستان —————

⑤

ماہی خانہ سی احمد نادر و شاعری — فصاحت و بجاغت — دیوان حداثی بخشش
قصیدہ پرورش انس — قصیدہ مشرق قرآن قدس — ترجمہ منظوم قصیدہ غوثیہ
قصیدہ آمال الابرار — شرح شعر سودا — شاعری پر مقالات

④

ذفات — اولاد — خلفاء — تہذہ — معیار تحقیق
چند قلمی تصانیف — تعداد کل تصانیف

③

مشرق و مغرب میں احمد رضا پر کلام کی رفتار — پاکستان — ہندوستان
مصر — امریکہ — بالینڈ — انگلینڈ

امام احمد رضا خاں بریلوی

۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء
۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

محمد مسعود احمد

(۱)

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نسباً پشیمان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولوی نقی علی خاں (م۔ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۸ء) اور جد امجد مولوی رضا علی (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے ممتاز علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔ مولانا بریلوی نے اپنے نعتیہ و ریاضی مدائن بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) میں ان دونوں کا اس طرح ذکر کیا ہے:

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا^(۱)

مولانا احمد رضا خاں، در ثواب المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۳ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔^(۲) اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے علوم متفقہ، معقولہ کی تحصیل کی۔ تحصیل حالات کے لئے سند یہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں:

- ۱۔ رحمان علی: تذکرۃ ملائے ہند، مطبوعہ کراچی، ۱۳۷۷ھ / ۱۹۶۱ء، ص ۹۸-۱۰۱، ۱۹۳-۲۳۱
- ۲۔ غفر اللہ بن مبارکی: حیات اعلیٰ حضرت، ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۷ء، جلد اول، مطبوعہ کراچی، ص ۹-۱۰
- ۳۔ محمود احمد تاجدہ: تذکرۃ ملائے اہل سنت، مطبوعہ کراچی، ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء، ص ۸۸-۱۰۱، ۲۵۱
- ۴۔ احمد رضا خاں: مدائن بخشش، مطبوعہ کراچی، ص ۵۰
- ۵۔ غفر اللہ بن مبارکی: حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، ص ۱۱۰

کی دین حضرات سے انہوں نے پڑھایا اسناد حدیث و فقہ ماسک کی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :-

- ۱۔ شاد آبی رسول مارحروی (م۔ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۹ء)
- ۲۔ مولانا محمد تقی علی خاں (م۔ ۱۳۹۵ھ / ۱۹۸۰ء)
- ۳۔ شیخ احمد بن ترین دھوان کی (م۔ ۱۳۹۹ھ / ۱۹۸۸ء)
- ۴۔ شیخ عبدالرحمن سرانی کی (م۔ ۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۰ء)
- ۵۔ شیخ حسین بن صالح (م۔ ۱۳۰۲ھ / ۱۹۸۲ء)
- ۶۔ مولانا عبدالعلی رام پورنی (م۔ ۱۳۰۳ھ / ۱۹۸۵ء)
- ۷۔ شاد ابوالحسن احمد انور دی (م۔ ۱۳۶۳ھ / ۱۹۵۶ء)
- ۸۔ مرزا غلام قادر بیگ (م۔ ۱۳۰۰ھ / ۱۹۸۳ء)

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے جن علوم و فنون کی تفصیل اپنے اساتذہ اہل ذاتی مطالعہ سے کی ان کی تعداد ۵۵ تک پہنچتی ہے۔ تمام تفصیلات مولانا بریلوی نے اُس عربی سند ایازت میں دی ہیں جو انہوں نے حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل قلیل کی تکرر عنایت کی۔ اسی

۱۹۵۵ء احمد رضا خاں اسناد ایازت تمام مولوی عبدالواحد (تقریباً ۱۳۳۸ھ) کو دی گئی ۱۳۳۸ھ

عزیزہ قاری عبداللطیف ظہیر، گڑھی کیرہ سرحد (پاکستان)

۱۹۸۰ء احمد رضا خاں : الامازاة المقتیہ للامام ابو بکر و الخدیۃ الشیخ الاسلامی، مشمولہ رسائل و رسائل

جلد دوم مطبوعہ الامام ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء، ص ۳۰۵

۹۔ ایضاً، ص ۳۰۵

۱۰۔ تقریر الدین مبارکی : حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، ص ۳۳

۱۱۔ محمود احمد قادری : تذکرہ علامہ اہل سنت، ص ۱۱۳

۱۲۔ احمد رضا خاں : الامازاة المقتیہ، ص ۳۰۵

۱۳۔ تقریر الدین مبارکی : حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، ص ۳۳

میں سے سادہ سے۔ پہلی پہلی پڑھ پر قواعدی کرم سے مجھے س کی وصارت حاصل ہے۔
پھر ان علوم و فنون کا ذکر کیا ہے۔

۲۰۔ تہذیبی ۲۱۔ جہود مقدید ۲۲۔ حساب شتیق ۲۳۔ واعد شت ۲۴۔ علم التوحید
۲۵۔ رطوبہ ۲۶۔ غریزہ ۲۷۔ ریخت ۲۸۔ شفت کردی ۲۹۔ شفت مسلط
۳۰۔ صیاد جدیدہ ۳۱۔ مریحات ۳۲۔ جہر ۳۳۔ زوچہ
اور اس میں مذکور دین علوم و فنون کا ذکر کیا ہے

۳۴۔ علم عربی ۳۵۔ علم فارسی ۳۶۔ علم ہندی ۳۷۔ شریعی ۳۸۔ شہ قادی
۳۹۔ شہری ۴۰۔ مطبع ۴۱۔ مستفیق ۴۲۔ کلاوت مع غریبہ ۴۳۔ علم العربیہ
مذکورہ ۴۴۔ علوم و فنون کا ذکر کر کے بعد کہتے ہیں۔

اللہ ہی پادشہ ہے۔ باتیں فرور جوہ کی خود دستی کے طور پر بیان نہیں کیں
بلکہ معلم کی طرح غلط مرتبہ نعمت کا ذکر کیا ہے۔

مورثہ سرری، محی معقول شعری دکلاوت کی وجہ سے علوم مفیدہ و عقیدہ سے بہت مدد
۴۵۔ نوگئے چہاچہ خود لکھتے ہیں

میں سے سب پڑھ سے مرمت پائی اور میرزا نام ۴۶۔ شہ تفصیل علی میں شمار
کرتے تھے۔ وہ چہ وقوع صف تعہاں ۴۷۔ کا ہے۔ کی وقت میں تیرہ
صاں دس ماہ پانچ دن کا تھا۔ کی مٹھ پھر پڑھا قرآن کریم اور میری

(۱۲۱) - ایضاً، ص ۳۳

(۱۲۲) - ایضاً، ص ۳۴

(۱۲۳) - ایضاً، ص ۳۵

(۱۲۴) - ایضاً، ص ۳۶

مولانا بریلوی نے جی گہرے علوم و فنون کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض میں ان کا تبحر
و حسن حدِ حیرانہ۔ ان علوم و فنون میں ان کی کثرتِ مہر و وسعہٴ مہر و تفصیل و تفصیل سے ہونا
ہے۔ علمِ قرآن میں ان کا ترجمہ "تفسیر" قابلِ شان و اعتبار ہے جو تفسیرِ اسلامیہ کی رحمتِ باری کے
مقام سے ۱۳۲۲ھ میں منظرِ عالم پر آیا۔ پھر ان کے "معیارِ مہر" و "تفسیرِ باری" کے علوم و فنون سے تعبیر
کے نام سے ۱۳۶۰ھ میں ۱۰۹۲۰ سے "تفسیرِ باری" کے علوم و فنون سے تعبیر
کے نام سے ۱۳۶۰ھ میں ۱۰۹۲۰ سے "تفسیرِ باری" کے علوم و فنون سے تعبیر
کے نام سے ۱۳۶۰ھ میں ۱۰۹۲۰ سے "تفسیرِ باری" کے علوم و فنون سے تعبیر

ترجمہ: میں مودہ، میری کادہ حسنِ حاجتِ بریت۔ حسیہ طویشِ نظرِ کھ سے وہ ترجمہ کے تقابلی مطالعے سے ظاہر ہے۔

مطابق مروجی سے ترجمہ کرتے کے علاوہ تفسیر و استدلال بھی شروٹ کی حق پرستوں کو
پیش کیا گیا ہے۔

٢٠٠ - ابي الفتح محمد بن ٢

نوٹ: یہاں سے صرف ایک دو سوے، درجہ سے فیصلہ مل جائے گا، یہ پوری ہے

سے SUPER-MAINTENANCE اور SUPER MAINTENANCE سے مدد ستموں کرے گی

یہ تمام کے مقابلے کو بہت میں اسرار الہیہ ۱۴، سحرری میں ترکہ و جیکا سے جو ۲۰۲

۱۳۳۳

۱۰. تفصیل حالات کے لئے ملاحظہ کریں۔

در صورتیکه کتب و نسخه‌های موجود در این کتابخانه عبارتند از: ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷

کتاب میری سہ ماہی حیات علی حضرت محمد رسول ص ۴۷

سید محمد علی و در اردشیر و قزوین کاتبی می نمود -

شیر شکر خوب ۱/۲ پیمانه
عسل صاف شده ۱/۴ پیمانه
آب سرد ۱ لیتر

۳۔ مہاراجہ راجہ رام احمد دھاکا ترقی دہلی کے حقائق فی مہاشی میں

۴۰. ۱. صبیحہ رحمہ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ قرآن، خصوصیت ۱.

علم و علم فیہ علم و علم حدیث میں مکی مومن، مریض کو تخر حاصل تھا۔ چنانچہ شیخ
سیس محمد حیات مدنی سے علم حدیث میں بھی تھو۔ مریض سے تخر کو نہ دیتے موت لکھا ہے
وہمہ اہمہ حدیثیں

۱۔ محمدیہ کے امام ہیں۔

مولا، برپا ہوئے تو ان کی وہ مسجد جو مرثیہ رسالوں کے مقابلہ سے طمع حدیث کی راہ
مہارت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

۶۳۴- المیزان، ۱۲ کهریز، ۱۳۷۱، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶،

۱۳۵۱- قراردادها، شرکت جدید، حدود ۱۳۵۰ هـ ق ۵۲ ۲

الحیدر علی خان، پرنسپل مدرسہ اسلامیہ، لاہور - ۲۵ - ۱۳۵۳

(١٢٤) - اليما - هي ١٢٣ - ١٢٤

۴۹۰ - تفسیر و احادیث فیروز علی شیب، المیزان، قم ۱۳۷۱ هـ - ۱۳۷۰ - مطبوعه کربلا

- ۱۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۲۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۳۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۴۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۵۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۶۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۷۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۸۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۹۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۰۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۱۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۲۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۳۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۴۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۵۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۶۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۷۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۸۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۱۹۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷
- ۲۰۔ مہجی راکھس، مہجی راکھس، نقدی سفید رنگ ۱۳ ۵ ۱۹۹۷

مرد۔ حضرت مولانا محمد باک کو کچھ کہ سب کے سب حیران و ششدر ہو گئے۔^{۳۶}

موت فقیہ پر مستعد کی کیفیت تھی کہ بعض اوقات وہ بغیر دیکھے جہازات کی عبادات سے جانتے تھے جن پر قیام مکہ معظمہ کے بارے میں بھی اس قسم کے مفاد سامنے آتے تھے آخری بار میں خلافت کی وجہ سے قریبی مسکنوں میں سے گئے تھے کوئی کتاب پاس نہ تھی اس نکتہ میں ایک استغفار کا جو یہاں تو میں کتب فقہ و حدیث کے ۲۲۷۷ سے موجود ہیں۔^{۳۷}

وہ دی حدیثی دو جلدیں مولانا محمد علی احمد محدث مولانا ام۔ ۲۲۴ ج ۱ ص ۹۱۵ سے مستند ہیں اور ایک دن و یک رات میں دیکھ کر واپس کر دیں۔ قرآن پاک کا ایک ایک باب و صفحہ

معد کے ایک ماہ میں پورے قرآن حفظ کر لیا۔^{۳۸}

تو دی رسمیت کے مطالعہ سے مولانا بریلوی کے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ علم فقہ کثرت وسیع علم سے اور ایک ناگہان فقیہ جو سب کے لئے کس قدر لازم و ضمن سے واقفیت ضروری ہے۔ مولانا بریلوی کے بعض فتوے مختلف علوم و فنون پر مستقل رسالے معلوم ہوتے ہیں، مثلاً عوفی کی مقدار وہ درودہ اور ذرائع سے متعلق بحث پر یہ فتویٰ

المی المیزان فی المستدیر^{۳۹}

۳۵۔ برجستہ فتویٰ کے بارے میں مولانا محمد علی احمد محدث مولانا ام۔ ۲۲۴ ج ۱ ص ۹۱۵ سے مستند

یہ نکتہ ہے کہ مولانا بریلوی کیسے جانتے اور جانتے دی اس کی نقل کرتے جاتے = چاروں

نقل ذکر پاتے کہ پانچوں صدق تیار ہو جائے، حیات اعلیٰ حضرت ص ۹۴

۳۶۔ براہِ علی مدنی، روحہ مطوٰطہ، المیزان ص ۳۹

۳۷۔ محمد رضا خان، انصاف و اموریہ ج ۲ ص ۸۵

۳۸۔ طبعیہ ہمدانی، حیات اعلیٰ حضرت ص ۳۰

۳۹۔ ایضاً، ص ۴۹

۴۰۔ محمد رفیع دار، انصاف و اموریہ، المیزان ج ۱ ص ۲۲-۲۱

مذہب میں ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے تو اسے وحشی مہمات میں بھی جو جرمی
 صارت میں تھوڑے میں فوجی تھے جھڑپوں کے بعد۔ مہمات میں عوام نے زیادہ گورنر
 صارت میں ایک مقبول میں لکھا ہے۔

مہمات میں وہ بھی ایک تھوڑے میں فوجی تھے۔ وہ تو۔ وہ تو صحت میں پڑی
 کہ تھوڑے میں۔ تھوڑے میں سے تھوڑے میں ہی تھوڑے میں صحت میں
 ہے۔

مہمات میں وہ بھی ایک تھوڑے میں فوجی تھے۔ وہ تو۔ وہ تو صحت میں پڑی
 نہ تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں

۱۶۔ تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 یا سب۔ تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں

۱۷۔ تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں
 تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں تھوڑے میں

مولانا بریلوی کے قوت سے بلا واسطہ اور پاکستان و ہندوستان میں فتنہ کی نگاہ سے دیکھتے جاتے تھے، حافظ کتب الحرمہ سید اسماعیل نقیہ کو جب مولانا بریلوی نے اپنے علمی قوت سے احوال کئے تو اس پر نے جواب لکھا:

واللہ اقول والحق اقول نورانها ابوحنيفة معون لا قوت

عینیہ وحصل مواضعها من جملة انصاف (۱۳۸)

۱۳۹۵ء اور قسم کھا کر کہتے ہیں اور بیچ کہتے ہیں کہ ان فتوؤں کو اگر بوسیہ دعویٰ رکھتے تو یقیناً ان کے حکموں کو مسترد کر دیتے اور وہ اس کے موافق کو ہے شائدوں میں شامل کر دیتے۔
۱۳۹۵ء اور ۱۹۰۵ء میں حدودہ تعداد لکھو نے اپنا بیچاسی سالہ جشن تقیہ مناسبتاً اس سلسلے میں علم سید علی کتب قمرہ نمبر ۱ میں تقیہ فاش کا ہتھام لگایا تھا جہاں بڑے بڑے علماء میں سے مولانا کی متاثر علی شخصیتوں کے نام و درجہ کی بعض تصانیف فی و ردہ مع حقین۔ عقائد و کلام کے مغز سے مولانا بریلوی کی فاضلہ راجحہ اور نقد کے مغز سے ہیں انبیاء الوصیہ کے بھی نام تھے۔ ایک مشہور قادیانی عام شیخ عبدالغنی راجحہ الودعہ اپنا میر کلینت شریعت، محمدی مہود یزید سنی، ریاض، کی نظر حب مولانا بریلوی کی تصانیف پر پڑی تو انہوں نے فرمایا:

میں بجموعہ فتاویٰ راجحہ، احمد رضا البریلوی (۱۳۹)

ترجمہ، مولانا احمد رضا بریلوی کا ترجمہ فتویٰ کہاں ہے،

اس وقت فتاویٰ دعوت پیش کیا جا سکا جس میں مولانا محمد سید، ستر ماہ علمی سے پروفیسر و صرف

(۱۳۸) احمد رضا خان الاحمدیہ قادریہ دارالحدیث مکتوبہ محرمہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ / ۱۹۰۰ء

مشہور رسائل مصریہ، جلد دوم ۱۲۹۹ھ / ۱۹۰۶ء، ص ۲۵۸

(۱۳۹) محمد نبی اختر، امام احمد رضا ارباب علم و دانش و تفسیر مکتوبہ مصریہ، ص ۱۰۰

سے پہچان کر وہ مولانا بریلوی کے مجموعہ فتاویٰ سے کیسے متعارف ہوئے، انہوں نے جو بات کہی ہے۔
 میرے ایک دوست کیسے سفر پر جا رہے تھے، ان کے پاس فتاویٰ رضویہ کی ایک جلد
 موجود تھی، انہوں نے جلدی جلدی میں ایک عربی فتویٰ مطالعہ کیا، عبارت کی روانی اقد
 کتاب و سنت و اقوال سلف سے دلائل کے انبار دیکھ کر میں حیرت و ششدر
 ہو گیا اور اس ایک ہی فتوے کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ رائے قائم کر لی کہ یہ شخص
 کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ ہے

۱۵۰۱۔ مولانا بریلوی کو عربی زبان سے بخوبی لگاؤ تھا، عربی میں ان کی کثرت تصانیف ہیں ۱۲۰۱

کی عمر میں ۱۲۷۵ھ تا ۱۲۹۸ھ میں پہلی عربی تصنیف، پیش کی جس کا عنوان ہے۔

ضمیمہ انتہا یہ فی غلام محمد والہدایہ

(طبرانی) لجنہ المصلحۃ لکتابت المردود مطبوعہ پٹنہ ص ۵۰

ملائے عربی شریفین سے مولانا بریلوی کی عربی مکتوبہ ترکی تعریف کی ہے اور یہ اس کا سوال
 کئے ہیں۔

۱۰۔ کانہا جوا مرتکوت من العاد عدل و مواہب لافکر یک جید

الکتاب (شیخ مہدی محمد کی)

۱۔ محمد رضا صاحب رسالہ صوت، مضافہ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء ص ۶۶

۲۔ جوید تھا شلہ تہ من مسجد و حوضہ من عقود ورو

یا صوت و شہر محمد : شیخ احمد عمریادی کی

۳۔ محمد رضا صاحب رسالہ مطبوعہ لاہور ص ۶۶

۴۔ والمہامۃ لدری ترکی تہیانہ منکبیاں باقر

۵۔ شیخ امجدی احمد زاری کی

۶۔ محمد رضا صاحب رسالہ مطبوعہ لاہور ص ۱۵

مولا، برپوت سے یہ ۵ سال میں سینہ شری و در کی غمر میں ۳ شعبان ۳۸۷ھ مطابق ۱۸۶۹ء
 پتہ در مولوی محمد تقی علی کی نگہ میں فتویٰ دینی کا خاکہ کیا۔ ساتہ میں جد ۲۹۲ھ ۲۸۷۲
 میں فتویٰ نویسی کی مستقل اجازت مل گئی پھر جب ۱۲۷۰ھ / ۱۸۸۰ء میں
 والد ماجد کا انتقال ہو تو مستقل طور پر فتویٰ نویسی کے فرائض ادا کیے گئے۔ مولانا یونس
 نے بعد ازاں کے یہ مدتوں بعد علی صاحب کے رہائے سے "فتویٰ نویسی کا سلسلہ جاری
 رہا۔ ۲۳۷ھ ۱۹۲۰ء میں جوہر خان کو فتویٰ لکھنے کی اجازت ہو چکی تھی۔ یہ بھی اس
 در کے غریبہ میں فتویٰ نویسی کے یہ طریق تیار ہو چکی تھیں جس کا ذکر مولانا یونس نے
 مفرق مقامات پر موجود کیا ہے۔ یہ مدت بالکل ان کے ایک عام طور پر مولانا یونس کے
 فتویٰ ۱۲۷۰ھ کو ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں۔

و کدیت اجری کے مجموعہ مونیقی

۱۔ فتویٰ مونیقی - بعد السویہ فی الفتویٰ نویسی

۵۳
 ۲۔ فتویٰ مونیقی - نئی عشر مجلدات کس در حق سرین

۳۔ فتویٰ نویسی کی ۱۰ مجلدات میں سے صرف بائیں ہاتھ کی ۵ مجلدات سے شروع
 کرد میں پیشی ملدی کہ اس وقت ان شریفیہ مہاراجہ چور علی علی شاہ صاحب نے اجازت میں تو
 اس سے ساتویں در آٹھویں مجلد پر ہی دیکھتے ہیں کہ اس وقت کی کاپی میں یہ ۵۳

۵۔ محمد مصطفیٰ رحمانی - معروضہ جمعہ تہ معروضہ نویسی میں ۳ - ۳

۱۵۲۱ مولوی رحمان علی صاحب ۱۶۲۳ھ ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے اور ۲۳۷ھ ۱۹۲۳ء

۶۔ میں یہ کتاب تھیں کہ وہ علی تھانوی کے مدرسہ میں ۱۲۷۰ھ

۱۵۳ محمد رحمان صاحب - معروضہ نویسی فی الفتویٰ نویسی جمعہ سوم میں ۲۳ فتویٰ

محررہ ۱۲۷۰ھ

۱۵۴ محمد اجازت تہ مولوی محمد کو مد - تحریر مولوی محمد لطیف ظہیر گڑھی کیورہ محمد

۱۵۵۱ مختار مولانا - مختار محمد قاضی استاد در - شرح مولانا شریف مہاراجہ چور محمد

رہت میں سرکاری سے کوئی تحقیق نہ ہوا تو وہی صورت حال کی تھی کہ وہ ہمدردی
 نہ کر سکتے تھے۔ اس کی وجہ سے اس عظیم سرمایہ کو جو اس عظیم سرمایہ داروں کے ہاتھ میں
 تھا، اس صورت میں ہی رہتا تھا۔ اگر اس کو ترقی کے لیے ترقی دینے کے لیے
 نہ کیا جاتا تو تقریباً یہی حالت ہو جاتی۔ حال میں مولانا محمد حسن رضا صاحب
 نے جو ۱۰۰ بریلوں سے لکھی مقامیہ پتہ پر پورے سنی احمدیت، میں ایک تحقیقی مقالہ پیش
 کیا ہے جس پر ۲۴ ستمبر ۱۹۰۹ء کو بی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری مل گئی ہے۔ اس سے
 پتہ چلتا ہے کہ سنی احمدیت میں سنیوں کو بڑا احترام حاصل تھا۔

علوم دستور کے علاوہ علوم معقولہ میں بھی مولانا بریلوی کو گہرا دل تھا۔ مولوی
 محمد شبیر علی صاحب نے لکھا ہے کہ ۱۳۲۹ھ سے ۱۹۱۱ء سے قبل ڈاکٹر سر صیاد الدین نے دواؤں
 دار میں مسلم بریلوی سنی علمی راجہ، علوم و معارف سے متعلق ایک سو سو سے زائد
 لکھ کر دیے تھے۔ جس کا مولانا بریلوی نے بروقت جواب دیا تھا کہ یہ درجہ کی طرف
 سے ایک سو سو برس کے بعد میں کو پتہ کہ سر صیاد الدین کو تعجب ہو کہ ایک مولوی سے
 سو سو جواب دینا کتنا سہل کام ہے کہ مولانا بریلوی سے سر صیاد الدین کا یہ جواب آیا۔
 کہ اب تھا کہ اس کے حدود و دائرہ وسیع ہیں اور ان کے پاس بہت سی کتابیں تھیں۔ ایک
 سو سو جواب دینا کر کے مولانا بریلوی کے پاس گئے کہ اب کو مولانا بریلوی سے مل کر دیکھو۔ مولوی

مولانا محمد حسن رضا صاحب، شاد محمد حسن صاحب، ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء

۱۰۰۔ مولانا محمد حسن رضا صاحب، شاد محمد حسن صاحب، ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء

۱۰۰۔ مولانا محمد حسن رضا صاحب، شاد محمد حسن صاحب، ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء

۱۰۰۔ مولانا محمد حسن رضا صاحب، شاد محمد حسن صاحب، ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء

۱۰۰۔ مولانا محمد حسن رضا صاحب، شاد محمد حسن صاحب، ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء

محمد حسن میرٹھی (موجودہ علمی پریس) نے ۱۹۲۹ء میں سرحدیں اندلی کے قیام شدہ کے رہنے میں مولانا بریلوی سے ملاقات کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ

میرٹھی سے سور کا حریمت مشکل اور لامحلہ تھا ایسا ہی مدبرہ موجود دیا گیا اس مسئلے پر علامہ سے رہبروں کی ہے۔ اب ہندوستان میں کوئی جاننے والا نہیں ہے۔

علم ریاضی کے علاوہ علم حیاتیہ و نجوم میں بھی مولانا بریلوی کو کمال حاصل تھا۔ نظریاتی حوالہ کیپریس (نمبر ۸، ستمبر ۱۹۰۹ء، ۲۲۰ء) میں امریکی منجم پروفیسر البرٹ سے ۱۹ دسمبر ۱۹۰۹ء کے بارے میں ایک دن دو بجے دن پیش گوئی کی تھی۔ جب مولانا بریلوی سے پوچھا گیا تو انہوں نے علمی طور سے اس کا رد کیا اور اس کو بغور قرار دیا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن امریکی منجم کی یہ پیش گوئی علم حیات سے متعلق تین روزوں کا دیا چاہیے گئی تھی کی تفصیل یہ ہے۔

کلمۃ مہلبۃ فی حکمۃ الملکۃ لوعا العلیقۃ مشقۃ (۱۳۲۸ھ، ۱۹۱۰ء)

(۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۸ھ)

۱۰۳۔ زند آیت مرآت سکون میں دو سالانہ (۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۸ھ)

طہرہ جدیدہ و قدیمہ کے متعلق مولانا بریلوی کا طرز عمل مفسر۔ رفق بلکہ مجتہدین تھا انہوں نے آگاہی بیدار بخت (۱۳۲۸ھ) نے استاد پروردگار حاکم علی (پروردگار ربانی) اسلام کا کاج لائے اور انہوں نے

محب میرٹھی سے یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات و علوم میں داخلیت دور زکار کر کے سائنس کے مطابق کر دیا جائے یوں تو معدودہ اسلام کے مسائل قبول کیے نہ کہ اسلام وہ مسائل ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے

(۱۰۶) ایضاً، ص ۱۵۵ اس وقت کے مجتہدین کو بھی علم بریلوی کی تعلیمات پر قید حیات میں مستعد

(۱۰۷)۔ مکتوب مولانا بریلوی، بنام مولوی طہرہ جدیدہ بیدار، طہرہ، یکم ربیع الاول، ۱۳۲۸ھ

نوٹ: یہ مکتوبہ صحاح پر مشتمل ہے اور اس میں علمی غور پر بحث کی گئی ہے۔ (مستعد)

۴۲۱
 سے لکھنے سے عجب ہیں مسدود کھانوں پر درشت ہو جائے

مرآت در علم به قیمت بی محلی مراد، دیویشی کو مسرت و حیا کی ممدوح و بی رسالتی

۲۰ - بیسب شایه لهنوئی عورت ۲۰۰ # ۲۰۸

٤٢ - انجو علم و سوقييت في علم شوقييت -

علمہ تکمیلہ ہیں۔ یہ رسالہ سید حبیب مدنی کے سے چھپا جس کا عنوان ہے

۱۰۹۳

وہ مکرر، عمدہ خطاطی، لیکن رگی سے بھرے غلطیوں پر مشتمل ہے۔

سفر سمرقند بخمس یا شش روز

۱۹۴۱ء احمد رضا صاحب: ترجمہ فلسفہ ہستی - مسطورہ: دہلی: کتاب خانہ مطبوعہ کاشمیر میں ۱۹۴۱ء

۱۹۳۶ - نظم الدرب پيام، حيات النبی - ۱۰۲ ص ۱۰۶.

١٩٣٨ - اليوتى ١٩٣ - ١٩٣

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے، جب کہ میں نے ۱۸۷۵ء کو لاہور میں پیدا ہوا تھا۔

۳۴ - ۳۵ - ۳۶

مجلس دوم کتبیہ حسن حبیب (۳) علوم و معارف پر مولانا درویش

۱۳۸۵ ق تصدیق لی تحصیلت میرزا محمد علی، حیدر آباد، غازی پور تحصیلت جمع

کہ جسے میں جو مجمع اور خصوصی رسد رک پور۔ ان کے لئے جو زمینوں میں شرف تاج ہیں۔ مستود

(۳)

عقائد و افکار میں مولانا ابوبکر محمد امین اور صفحہ ص ۱۱۱ کے سرور تھے انہوں نے اپنے
 دور میں سیاست و مذہب میں تجدید و احیاء کے فریضے انجام دیئے۔ غالباً ہی نے بعض
 علماء عرب نے ان کو مجدد کہا ہے۔ چنانچہ ان کی کتب میں سید اسماعیل عقیل لکھتے ہیں
 نویں لی حقہ اند مجدد و هذا القرن لکھا تھا و ص ۱۱۱

ترجمہ: اگر اہل کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو یہ بات صحیح و سچ ہوگی
 مولانا ابوبکر محمد امین نے تھے مگر وہ روح اسلام کو اس کے قلوب و عمل میں جینا
 دینا دیکھا جاتے تھے لیکن اہل کے ساتھ ساتھ تاریخ کے تہذیبی و تمدنی عمل کے پیش نظر وہ
 اس حد تک مہر و دیتے تھے جس حد تک قول و عمل شریعت سے متفق و موافق نہ ہوں۔ وہ
 ہر اس شخص کو جو دین میں کسی نئی بات کو داخل کرتا ہے، امدادی قرار دیتے تھے اور اس شخص کا تعاقب

۱۔ احمد رضا خان، مہام غریب، مطبوعہ لاہور، ۱۹۱۵ء ص ۱۵ سید عبدالقادر غازی اور شیخ
 موصی علی نقی نے بھی مجدد کہا ہے: انصاری، مکتبہ مطبوعہ کراچی، ص ۸۲، ۱۳۴۷

۲۔ محمد رفیع خاں، سیدہ لایقہ فی حقہ و تہذیب، ۱۳۴۰ء/۱۳۹۰ء، مطبوعہ بریلی، ص ۱۵۳

۳۔ احمد رضا خان، اعلام الاسلام، ۱۳۳۹ء/۱۳۸۸ء، مطبوعہ بریلی، ص ۱۵

نفس نغزنی فرات جہد (۲۲۸۰ - ۲۰۰۰)

۲ - علوم اسلامیہ میں متعدد کتابوں پر مکتبہ اسلامیہ (۱۳۰۰ - ۱۳۰۰)

۳ - تفسیر جامعہ دہلی (۱۳۰۰ - ۱۳۰۰)

۴ - دوام حیات و مائتہ (۱۳۰۰ - ۱۳۰۰)

۵ - تجلے موتی (۱۳۰۰ - ۱۳۰۰)

۶ - امداد الہدیٰ (۱۳۰۰ - ۱۳۰۰)

پہلے - سب سے پہلی ہندوؤں کی قریب پرکے جانے والے فلسفے کی قرآن کے نور و علم جو ایک متعلق ایک مومن کا حرب ہے۔ محمد، ابراہیم علیہ السلام کے مہمات کو طریقہ دیکھ کر نے جو بہ دینا ہندوستان میں ہندوؤں کی تباہی ہے۔ یہی فلسفے کے گائے کی قربانی کو ایک قلم سے کر رہا سرگرم ہے کہ جس کی ۱۲ میں کہ مشورہ ضیہ کوئی عہد میں ۱۳ میں ہے کیا یہ تو میرے صیدو سارہ سے دیا ۱۴ بعد میں ہندوؤں کے سیاسی معمرات اور تو یہی سوزی دینا جو ۱۵ میں ہے دینا تھا ۱۶ محمد کا برائی کی سیاسی کوہ برآمد در نقیہ - بحیرت و صریح ہے ۱۷ میں، شہسبانی کے استاد محمد، رشاد میں - مپوری سے: ۱۸ مشورہ ضیہ بحیرت کی ۱۹ ماقدمیر ۲۰ پہلے وہ دیرہ سے،

محمد، گائے کی قربانی کی سیاست سے کوئی حق میں معلوم ہوتا، جس کی سیاست ہاں و مند پر جن کی گہری مغرے وہ جانتے ہیں کہ برصغیر کی سیاست میں ۲۱ کی کو محبت حاصل رہی ہے

۲۲ - محمد رضا خان، نفس نغزنی فرات، مکتبہ مطبوعہ عربیہ میں

۲۳ - یسنا، ص ۱

۲۴ - عبدالحی، محمد رضا خان، شاعت قد محمد دوم میں - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۰

۲۵ - محمد رضا خان، نفس نغزنی فرات، مکتبہ مطبوعہ عربیہ میں

۱۔ تہ حیات ۱۰۳۳ھ ۱۶۲۲ء کے اس کوشتہ اسلام میں سے ہم متعارف قرار
 دیتے ہیں۔ مگر اس کوشتہ سے اس پر پوری توجہ کی گئی ہے۔ پھر وہ جہاں گیزل میں حضرت
 ۲۔ اس سے پہلے ہی تہ حیات میں درج ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے
 ۳۔ قریب ملک و قریب ملک ترک محرم کے زمانے میں (۱۹۱۹-۱۹۲۲ء) میں پھر ہونے
 ۴۔ کاؤش کی سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۵۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۶۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۷۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے

۸۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۹۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۰۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۱۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۲۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۳۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۴۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۵۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے

۱۶۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۷۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۸۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۱۹۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۲۰۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۲۱۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۲۲۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۲۳۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۲۴۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے
 ۲۵۔ اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے اس کے ۱۳۳۱ء کی تہ سیاسی پلیٹ فارم سے

مسلمانوں کو عقاب و شہنائی پر۔ پاک و مستند پر مسلمانوں کی سراسر مذکورست کے بعد مولانا ابوبکر علی مہدی
مسلمانوں کے حق سے وصف پر کاربکر استعمال و حق کے تمام مکانات کو متحرک کر کے تیار رہتے۔
مہجور سے ہجرت کو مسلمانوں کی حیثیت و سب سے بدوں کے لئے تیار کن قرار دیا۔ خدا کے نام پر
واقعات سے اس کو بچا کر دکھایا۔

تیسرے درجے کے عدم رعیت میں مولانا ابوبکر علی مہدی نے مسئلہ خلافت پر بحث کی ہے ۱۹۱۹ء میں
تحریک خلافت کا آغاز ہو کر تحریک میں جاں ڈالنے کے لئے بعض علماء نے خلافت کے لئے
فرد قرعیت کو حتم کرتے ہوئے سلطان عبد الحمید کو خلیفہ اسلام اور اس کی سلطنت کو خلافت اسلامیہ
قرار دیا۔ شریعت اسلامیہ میں خلیفہ اسلام اور سلطان وقت کے لئے شرط اور اس کی اتباع و
حاکمیت کے احکام مدعہ ہیں۔ مولانا ابوبکر علی مہدی نے خلیفہ کے لئے شرعاً قریشی مولانا ابوبکر علی مہدی
اس لئے کہ سلطان نزل و سلطنت ترکی کی حمایت و نائید سے تو خطاب۔ تھا ائیر سلطان کو خلیفہ
کے در سلطنت کو صحت ۱۸۷۰ء سے اس سے انقلاب تھا۔ جب ۱۹۲۲ء میں خود مسیحی کمال نے
سلطنت ترکی کو ختم کیا اور سلطان عبد الحمید کو ملک بدر کیا۔ فرد عری مدت کی حقیقت حاصل کر
لوگ کے سامنے آگئی اور مسلمانوں کو نصاریٰ کے سامنے تشریف بولا پڑا۔ مولانا ابوبکر علی مہدی اس
تحریک سے عداوت ہی نے بلکہ اس سے کہ ان کے نزدیک اس میں بدعت و قرعیت یہ قائم تھی۔ مگر
وہ اس کو محض صورت کی دیکھ کر اس کو شش خیال کرتے تھے۔ مگر کلامی اور ہمدردوں کی

۳۱۔ ۵۵۔ حیدر محمد (دکن، شہادہ ۹ نومبر ۱۹۲۶ء)

(ب) مولانا حسین، موقوفات امیر ملت، مطبوعہ لاہور ۱۹۱۶ء ص ۱۸۰

(ج) مد بخش انکس، مطبوعہ لاہور ۱۹۳۰ء

۳۲۔ ۹۰۔ سوادہ علیہ (سوانح)، شمارہ شعبان ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۲ء ص ۱۰۰

(د) السوادہ عظمیٰ (سوانح)، شمارہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۱ء ص ۲

(ه) محمد رضا خان، دواہم رعیت مطبوعہ بریلی ص ۱۳

جہاں کہ انہوں نے شدید حسرت ہے، وجود ساز انجیو۔ مرقمہ فی آیت (صفحہ ۱۲۳۹/۱۹۲۰ء) لکھ کر
 جس میں مسلمانوں کو کسی تہذیبی نظام سے مستعد کیا اور انہیں ان کے عزائم سے تعلق ہے۔ یہ وہ زمانہ
 تھا جب قائد اعظم کو عملی جان و در علامہ قیام دونوں خاصوں کا عیش سے بچنے لگا مولانا بریلوی سے
 نتائج کی پروہ کے بغیر حیات وہ حق سمجھتے تھے کہ کاروبار طہر کیا۔ وہ یہ کہ مذہبی غیرت اللہ
 میاں ہی جوڑت کی دلیل ہے۔

اسکا زمانہ میں ان کے دوست اور مردوستان کے مشہور علماء میں، امجد ساری کی طرف تھی،
 مشرک کا ملک نہایت میں لہجہ ان کے ساتھ ملے۔ اور بعض ایسے آئین و عادات سے سرگرد
 نہ ملے جو مولانا بریلوی کی نظر میں خالص قرآن تھے۔ اور سیاسی حیثیت سے مسلمانوں کے سے
 خواہ کہ چنانچہ امور سے دوست کو دوستی کی پروہ کئے چیرا چیرا ملے یہ سمجھتا تھا۔ مولانا بریلوی کہ
 یہ عقیدت لکھ رہی تھی صحت بلکہ ساری (۳۳۴ ھ ۱۹۱۲ء) کے نام سے ان کے ساتھ ملائے
 ہوئے۔ خود تصدیق میں کہ وہ بھی انہوں میں رہی سے شدت پرانی۔ یہ عقیدت سے مدد کرتا
 ہے کہ وہ بریلوی اتحاد حق میں نہایت و موافقین مدد کرتے تھے۔

مولانا بریلوی کے نزدیک صرف عیسائی یهودی آئین پرست سب مسلمانوں کے دشمن ہیں
 ان میں سے کسی ایک کو یہ دوست سمجھنا سمجھت سیاسی علمی سے بات ملے کہ ۱۹۲۰ء میں
 سمجھ میں۔ آئی کہ یوں کہ جبکہ ملت اسلامیہ میںوں نہیں دھڑلے کر رہی ہے وہ گہری
 سے بات مدد دشمن کی حرکت میں ہوتی رہی ہے۔ مولانا بریلوی کہتے ہیں۔

کافر، سرحد و فرقہ دشمن مارا مرتد مشرک، یهود و گروہ و قس^{۳۵}

بقیہ سنیہ

کے اندیشے لکھ انداز سے سمجھتے۔

GILILIO BASETTO SANI PROPRIETARY OF INTER RELIGIOUS RECONCILIATION.

CHICAGO, 1974 PP 202 - 218

مورد

۳۵ محمد رضا علی الدینی حضرت مولانا مسعود بریلوی ص ۹۹

۱۔ بیرونِ حسبِ تہذیب کے لیے عورتوں کو سب سے پہلے نکال دینا چاہیے۔
 ۲۔ تہذیب و تمدن کے لیے عورتوں کو بڑی بڑی عیدیں منانا چاہیے۔
 ۳۔ عورتوں کو سب سے پہلے تعلیم دینا چاہیے۔
 ۴۔ عورتوں کو سب سے پہلے شادی دینا چاہیے۔
 ۵۔ عورتوں کو سب سے پہلے نکاح دینا چاہیے۔
 ۶۔ عورتوں کو سب سے پہلے نکاح دینا چاہیے۔
 ۷۔ عورتوں کو سب سے پہلے نکاح دینا چاہیے۔
 ۸۔ عورتوں کو سب سے پہلے نکاح دینا چاہیے۔
 ۹۔ عورتوں کو سب سے پہلے نکاح دینا چاہیے۔
 ۱۰۔ عورتوں کو سب سے پہلے نکاح دینا چاہیے۔

مرد و عورتوں کے درمیان میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے
 عورتوں کی زندگی میں ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے

۷۸۔ تعلیمات کے لیے ملاحظہ کریں۔

۱۔ محمد عبید اللہ، حیاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۹۸۔

۲۔ محمد عبید اللہ، قرینہ، ص ۱۰۰۔

۳۔ سید محمد رفیع، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۰۰۔

اس میں یہ بُرائی تھی،

سلاخی نقطہ نظر سے ہمہ گوشہ ہدم تھی، چنانچہ تصدیق کر نہیں کر مندور عیا کو معاشی یہ مدد سبھی
جیتیت سے دل شکستہ کیا جائے فرسہ، آج یا جنہو، سقیفہ یا یہ منصوبہ، عیون جوتہ سے کہ وہاں مسلم ارباب
موسیٰ و ندی خور پر یہ ستمستہ رہے، پاک و بھند کی ۳۲ سالہ تاریخ ساتھ ہی پر وہ ہے

(۵)

مولانا بریلوی ثقافت و سیاست کے علاوہ ادب و شاعری میں بھی کمال رکھتے تھے، ان کی فصاحت و
بلاغت کی "ل عربیہ قرعہ" ہے۔ چنانچہ شیخ احمد دیر میر و رکتی لکھتے ہیں:-
لحمہ لند علی وجودہ دل حدایش فان مار مشد فی العہد و انفا حدہ^(۱)
از مراد، مولانا بریلوی جیسے شیعہ کے دوزخ میں مددگار شکر و ادا کرتے مولانا، بیشک میں نے علم و
فصاحت میں نہ جیسا میں دیکھا۔

اسی طرح دوسرے مولانا عرب نے بھی قرعہ کیا ہے۔ پاک و مند کے سمت سے شعراء اور مدد
ان کی قرعہ میں رطب اللسان نغرتے ہیں۔

مولانا بریلوی انکا شاعر تھے، وہ غیر تہمت تھے شاعری میں ان کا کوئی استاد نہ تھا۔ ان کے چھوٹے
بیٹے مولانا جس روض خاں (م ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء) مراد داغ دہلوی (م ۱۳۱۲ھ / ۱۹۰۵ء) کے
شاگرد تھے مولانا حضرت مولانا (م ۱۳۰۰ھ / ۱۹۰۱ء) نے حسن رضا صاحب کی تاسعہ پر ایک مقالہ
تقدیر کیا تھا^(۲) اس سے ان کے نقد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ نقد گوئی میں حسن رضا

۱۔ مکتوب محرورہ، ج ۲، ص ۲۲۲، از مکتبہ جامعہ مولانا بریلوی

۲۔ اردوئے معلیٰ (علی گڑھ)، شمارہ جون ۱۹۱۲ء

جس میں دیون صدیقی بخشش کو نقاب دیس رکھ دے۔ اس سے اندر دھرتی سے کہ مولانا بڑی بڑی کامیاب
 ہو رہے ہیں۔ مگر اس کے بعد ان جو حقائق و خواہشات آتے ہیں اسے اس غیب کی مرید تصدیق ہو گئی۔
 حدیث بخشش حصہ سوم کے ۱۱ سے ۱۲ اور ۱۳ سے ۱۴ تک مجموعہ شائع ہوا جس میں مولانا بڑی بڑی کامیابی کا سراپا اُڑا دیا
 اور فارسی کا مشعل سے مگر اس میں کچھ بڑا حاتی بھی معلوم ہوتا ہے۔ حساب شمس بڑی بڑی سے تینوں حصوں
 ۷ مستند انتخاب چنے کا مفادہ مقدمہ کے ساتھ مرتب کیا ہے جو عدیدہ پشتگ کر چکے ہیں ۱۹۶۶ء میں
 شائع کر دیے۔

مولانا عبد القادر بدایونی ۱۳۵۴ھ/۱۹۶۶ء کی منقبت میں جس نے لکھی (۱۳۵۴ھ/۱۹۶۶ء)
 کے عنوان سے لکھی۔ یہ حدیث تصدیق و خواہشات جو پہلی بار محمد مصدقہ دہلوی میں شائع ہوئی
 مولانا اس زمانہ سے کہ کئی صورت میں پہلی سے تین تک یہ تصدیق ۱۹۶۶ء شائع ہو چکی ہے۔ شاد ابو عیسیٰ
 نوری ۱۳۴۴ھ/۱۹۶۶ء کی منقبت میں بھی ایک حدیث تصدیق و خواہشات قدس کے عنوان سے
 لکھی تھی جو اب اس حدیث تصدیق دہلوی میں شائع ہوئی۔ ایک نظر الاسلام دہلوی، جیلان الار تداد
 (۱۳۴۴ھ/۱۹۶۶ء) کے عنوان سے لکھی۔ دہلوی سے ۱۹۶۶ء میں اس کا ڈیش شائع ہوئے۔ کتاب
 صدیقی بدایونی ۱۳۴۴ھ/۱۹۶۶ء کے تیسرے حصے میں مولانا بڑی بڑی کے تقریباً ۲۰ عربی و فارسی اشعار
 شائع ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی تصدیق و خواہشات کی شرح لکھی جو تصدیق و خواہشات مع ترجمہ منظوم (۱۳۴۴ھ/۱۹۶۶ء)
 ۱۹۶۶ء کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ترجمہ و شرح کے مجموعی اشعار کی تعداد ۹۲ ہے۔
 دہلوی دہلوی کا نام کی طرح مولانا بڑی بڑی کا عربی کا نام بھی منتشر ہے۔ درجہ الاقوال ۱۳۵۰ھ/

۱. محمد منیر (پیشہ) البدیع ۱۳۵۴ھ/۱۹۶۶ء ص ۳۲

۲. محمد مصدقہ دہلوی، تصدیق و خواہشات اس کے دہلوی لکرم ۱۳۵۴ھ/۱۹۶۶ء ص ۳۲-۳۴

۳. محمد مصدقہ دہلوی، تصدیق و خواہشات ۱۳۵۴ھ/۱۹۶۶ء ص ۳۲-۳۴

۴. محمد مصدقہ دہلوی، تصدیق و خواہشات، دہلوی، مطبعہ دہلوی



